بلبقہ

13-4-19

تاریخ

باب نمبر ۲
مغلیہ سلطنت کا استحکام

مختصر جواب دیں:

برصغیر پاک و ہند میں پانی پت کی دوسری لڑائی کن کے درمیان کی گئی؟

ج: برصغیر پاک و ہند میں پانی پت کی دوسری جنگ اکبر اور عادل شاہ سوری کے وزیر ہیموں بقال کے درمیان 1556ء میں لڑی گئی۔

منصب داری نظام سے کیا مراد ہے؟

ج: اکبر نے جاگیرداری نظام کو بدل کر منصب داری نظام قائم کیا۔ اس نظام میں ہر سرکاری اور عہدے دار کو منصب عطا کیا تھا اور منصب دار سے سول یا فوجی محکمہ میں کام لیا جاتا تھا۔ منصب کے ساتھ ذات اور سوار کیا جاتا تھا۔

2

ذات سے مراد فوجیوں کی تعداد اور سوار سے مراد
گھوڑوں کی تعداد تھی ہر منصب دار مقرر تعداد میں
سپاہی اور جنگی سامان رکھتا تھا تاکہ حملہ پڑنے پر بادشاہ کی
مدد کی جائے ہر منصب دار جو اپنی حیثیت کے مطابق تنخواہ ملا کرتی تھی
اکبر نے بنگال کب فتح کیا؟
اکبر نے بنگال 1576ء کو فتح کیا۔
جہانگیر کے عہد میں استاد منصور کس فن کا استاد تھا
ج۔ جہانگیر کے عہد میں منصور فنِ مصوری کا استاد تھا۔
شاہ جہان دور کی ثقافت اور فنِ تعمیر کے حوالے
سے دس اہم عمارات کے نام تحریر کریں

ج **شاہ جہان دور کی دس اہم عمارات**

تاج محل آگرہ — لال قلعہ دہلی
جامع مسجد دہلی — شالامار باغ لاہور
مقبرہ نور جہاں لاہور — مقبرہ آصف جاہ
مقبرہ جہانگیر لاہور — شیش محل
مسجد وزیر خان — جامع مسجد ٹھٹھہ

پیپر

15-4-19

تاریخ:

سبق نمبر2

(تفصیلی جواب لکھیں)

س مغلیہ سلطنت کے پھیلاؤ اور استحکام میں جلال الدین محمد اکبر کا کردار بیان کریں۔

ج **مغلیہ سلطنت کے پھیلاؤ اور استحکام میں جلال الدین اکبر کا کردار**

1556 میں ہمایوں کی وفات کے بعد اس کا بیٹا جلال الدین محمد اکبر تخت نشین ہوا تو عادل شاہ سوری کے وزیر ہیمو بقال نے دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا اکبر نے پانی پت کے میدان میں شکست دے کر یہ قبضہ چھوڑا لیا اور اپنا اقتدار بحال لیا اس کے بعد دیگر کھوئے ہوئے علاقوں کی بازیابی کے لیے کوششیں شروع کر دیں اور گوالیار اور جونپور کو فتح کر لیا۔ اور مغل سلطنت کے استحکام کے لیے مزید علاقوں کو فتح کرکے اپنی حکومت کو

4

وسعت دی۔

اکبر کے دور میں مغلیہ سلطنت کا پھیلاؤ

اکبر نے اپنے دور میں مغلیہ
سلطنت کو بہت وسیع کر لیا اور امبر
گونڈوانہ، چتوڑ، بہار، رنتھمبور اور کالنجر،
مارواڑ، گجرات بنگال کابل اور کشمیر، سندھ، قندھار،
دکن اور اڑیسہ کو شامل کر لیا اس طرح
مغلیہ سلطنت وسیع اور مستحکم ہو گی۔ اس طرح مغلیہ سلطنت مزید وسیع اور مستحکم ہوئی
اکبر کے انتظامی اقدامات اور اصلاحات کا جائزہ
لیں

اکبر کے انتظامی اقدامات و اصلاحات

منصب داری نظام: اکبر نے جاگیرداری نظام
کو بدل کر منصب داری نظام قائم کیا۔ اس
نظام میں ہر سرکاری اور عہدے دار کو
منصب عطا کیا تھا اور ہر منصب دار

منصف سے سول یا فوجی محکمہ میں کام لیا جاتا
تھا منصف کے ساتھ ذات اور سوار کیا جاتا تھا
ذات سے مراد فوجیں تعداد اور شوار سے مراد
شہسواروں کی تعداد تھی کہ ہر منصف دار مقرر تعداد
میں سپاہی اور جنگی سامان رکھتا تھا تاکہ ضرورت
پڑنے پر بادشاہ کی حفاظت کی جائے ہر منصف
دار کو اس کے منصف کے مطابق تنخواہ ملا کرتی
تھی منصف دار کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ
میں سے اس کی اولاد کو کچھ نہ ملتا اس لیے
ہر منصف دار تعمیرات پر اور فنونِ لطیفہ پر زیادہ
سے زیادہ رقم خرچ کرتا تاکہ مرنے کے بعد
اس کا نام زندہ رہے یہی وجہ ہے کہ اس دور
میں فنِ تعمیر اور دیگر فنون نے ترقی کی۔

اکبر کی مذہبی پالیسی:

اکبر کا عین مذہبی

ماحول میں گزرا۔ وہ ایک سچا اور پکا مسلمان تھا وہ اسلامی شعار کا دل وجان سے احترام کرتا تھا پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ نمازِ جمعہ کے بعد وہ علمائے و مشائخ کے ساتھ بیٹھتا اور مذہبی مسائل پر گفتگو کرتا۔ اس نے مختلف مذاہب کے علماء کو بحث مباحثے کی دعوت دی اور تمام مذاہب کے اچھے اچھے اصولوں کو یکجا کر کے ایک نیا دین بنایا "دینِ الٰہی" بنایا جس کا مقصد سیاسی فوائد حاصل کرنا بھی تھا اس مذہب میں گائے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا گیا آگ کا احترام اور بادشاہ کو سجدہ وغیرہ بھی دین میں شامل کر لیا۔ اس سے اسے بہت سے سیاسی فائدے اور ہندوؤں کی حمایت حاصل ہوگی۔ لیکن اکبر کی وفات کے بعد ہی ساتھ ہی دین الٰہی کا خاتمہ ہوگیا

7

ہندوؤں اور راجپوتوں سے تعلقات:

اکبر ایک باشعور اور سیاست
دان تھا وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ
ہندوستان میں ہندوؤں اور راجپوتوں سے بہتر
تعلقات قائم کرکے ہی ایک مضبوط سلطنت قائم
کی جاسکتی ہے اس ہندوؤں کو خوش کرنے
کے لیے درج ذیل اقدامات کیے
: ہندوؤں پر لگایا گیا یاترا ٹیکس ختم کردیا۔
: ہندوؤں کو مسلمانوں کے برابر شہری حقوق دے دیے۔
: ہندوؤں کو ان کے تجربے اور علم کی بنیاد پر
اعلیٰ عہدے دیے مثلاً ٹوڈرمل کو مالیاتی امور
کا وزیر اور بیربل کو اپنا مشیر خاص بنایا اس
طرح ہندو اکبر کے حامی ہو گئے اور بہت سے
راجپوتوں نے اکبر کی اطاعت قبول کرلی حتیٰ کہ
جیسلمیر کے راجا نے اپنی بیٹی جودھا بائی
کی شادی اکبرؒ سے کردی۔ اس طرح مغلوں کے
راجپوتوں کے ساتھ تعلقات قائم ہو گئے

لوگوں نے آنے والے دور میں بہت سے
نمایاں کام سر انجام دیے۔

15

منگل 9 16-4-

~~تاریخ~~

~~سبق نمبر 2~~

~~تفصیل جواب دیں~~

اکبر کی تخت نشینی کا حال بیان کریں۔

ج اکبر کی تخت نشینی

جلال الدین محمد اکبر کی پیدائش 1542ء میں ہوئی۔ جب ہمایوں کو بیٹے کی ولادت کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوا۔ ہمایوں نے اکبر کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام کیا۔ اکبر بچپن ہی سے ایسے کھیلوں میں حصہ لیتا تھا جن میں وہ اپنی بہادری، بلند حوصلگی اور ہمت کا اظہار کر سکے۔

ہمایوں نے ہندوستان میں جب دوبارہ اپنی فتوحات شروع کیں تو اکبر کو اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ سکندر سوری کو جو شکست دی گئی تھی اس کا سہرا سرکاری طور پر اکبر کے سر رکھا گیا۔ اسی زمانے میں ہمایوں نے اکبر کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا۔ تخت نشینی کے وقت اکبر کی عمر صرف ۱۴ برس تھی۔

جہانگیر اور نورجہاں کے دور کی ثقافت کا تجزیہ کریں۔

ج: **جہانگیر اور نورجہاں کے دور کی ثقافت**

جہانگیر اور نورجہاں کے دور کی ثقافت کے اہم پہلو درج ذیل ہیں:

شاعری:

جہانگیر فارسی ادب اور شعروشاعری کا دلدادہ تھا۔ اس کی کتاب "تزکِ جہانگیری" کو فارسی ادب میں بہت اہم مقام حاصل ہے۔ نورجہاں بھی اچھی شاعرہ تھی اور بہت اچھا ادبی ذوق رکھتی تھی۔ نورجہاں نے شاعری کے ساتھ ساتھ جدید فیشن اور مختلف کھانوں کو بھی برصغیر میں متعارف کروایا۔ اور نورجہاں نے نئے زیورات اور لباس متعارف کروایا۔

مصوری:

جہانگیر کے عہد میں فنِ مصوری نے

اس قدر ترقی کی کہ انسانی چہرہ ایک ماہر مصور تیار کرتا تھا، لباس دوسرا تیار کرتا تھا اور تیسرا پس منظر تیسرا مصور دکھاتا تھا۔ جہانگیر کو تصویروں کی اس اس قدر پہچان تھی کہ وہ تصویر دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ کس مصور کی تیار کی ہوئی ہے۔

منصور اس کا درباری مصور تھا۔ اس کی بنائی ہوئی پرندوں اور جانوروں کی تصاویر دنیا کے مشہور عجائب گھروں میں آج تک محفوظ ہیں

فنِ تعمیر

جہانگیر کو مناظر فطرت کے ساتھ طبعی لگاؤ تھا۔ اس لیے اس نے کشمیر میں نشاط باغ، شالامار باغ اور نسیم باغ تعمیر کروائے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لاہور میں بیگم شاہی مسجد اور مقبرہ انارکلی بھی جہانگیری عہد کی یادگار ہے نور جہاں نے آگرہ میں اپنے والد اعتمادالدولہ

کا مقبرہ تعمیر کروایا جس کی عمارت دو منزلہ ہے اور اس کے میناروں پچی کاری کا کام کیا گیا ہے اور یہ عمارت بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

موسیقی

جہانگیر موسیقی اور موسیقاروں کی بہت سرپرستی کرتا تھا۔ جہانگیر کے عہد میں بہت سارے موسیقار شاہی دربار سے وابستہ تھے اس نے اپنی تزک میں کئی فن کاروں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

Ne 16/9

17-4-

بدھ

تاریخ

سبق نمبر ۵

تفصیلی جواب دیں۔

وضاحت کریں کہ شاہ جہاں کا دورِ حکومت، مغلیہ دور کا سنہری زمانہ کہلاتا ہے۔

شاہ جہاں کا دورِ حکومت، مغلیہ دور کا سنہری زمانہ

شاہ جہاں کا دورِ حکومت مغلیہ دور کا سنہری زمانہ کہلاتا ہے ہے کیونکہ یہ ریاست میں امن امان تھا۔ شاہ جہاں ایک پڑھا لکھا اور سلجھا ہوا انسان تھا وہ ایک فرض شناس اور جفاکش حکمران تھا اور عدل و انصاف میں دوسرے حکمرانوں سے بہت بہتر تھا شاہ جہاں نے دربار میں غیر اسلامی رسومات اور سجدہ تعظیمی کو ختم کر دیا۔ اس کے دربار میں اسلامی تقریبات بڑے اہتمام سے منائی جاتی ہیں۔ اس نے قمری سن رائج کیا۔ شاہ جہاں کے

دورِ حکومت میں صنعت وحرفت، تجارت، فنِ تعمیر
اور علم وادب میں بہت ترقی ہوئی اسی بنا پر
شاہ جہاں کے دور کو مغلیہ سلطنت کا سنہری
زمانہ کہلاتا ہے۔
شاہ جہاں دور کی ثقافت اور فنِ تعمیر پر روشنی
ڈالیں۔

ج

1: شاہ جہاں کا عہدِ حکومت مغلیہ دور کی
ثقافت اور فنِ تعمیر کے عروج کا زمانہ تھا۔ اس
کی بیوی ممتاز محل کی قبر پر تاج محل تعمیر کروایا
جس کا شمار دنیا کے سات بڑے عجائبات
میں ہوتا ہے۔ یہ تمام عمارات سفید سنگ مرمر
سے تیار کی گئی۔
2. دہلی کا لال قلعہ بھی شاہ جہاں نے تعمیر کروایا جس
میں سرخ سنگ مرمر استعمال کیا گیا ہے

3: شاہ جہاں نے دہلی میں جامع مسجد بھی تعمیر کروائی
4: شاہ جہاں نے لاہور میں شالامار باغ تعمیر کروایا
جس کا شمار دنیا کے خوبصورت باغوں میں ہوتا ہے
باغ کے اندر نہریں اور فوارے رواں ہیں۔
5: شاہ جہاں نے مقبرہ جہانگیر، مقبرہ نور جہاں اور مقبرہ
آصف جاہ بھی تعمیر کروایا جو لاہور میں ہے۔
6 شاہ جہاں کے عہد میں لاہور کے قلعہ میں
شیش محل تعمیر ہوا۔
7: اس زمانے میں لاہور میں مسجد وزیر خان تعمیر
کرائی گئی جس پر بہترین پچی کاری کے نمونے موجود ہیں
: شاہ جہاں نے ٹھٹھہ میں ایک خوبصورت مسجد
تعمیر کرائی جس کے گنبد پر سبز رنگ کے حاشیے
سے بنائے گئے ہیں۔
شاہ جہاں کے دور میں فن تعمیر نے بہت ترقی
کی اور لوگ آج بھی تعمیر کی گئی عمارات دیکھنے
کے لیے آتے ہیں۔

18-4-19

تاریخ:
سبق نمبر 7
تفصیل جواب دیں

شاہ جہاں کی جانشینی کے لیے اس کے بیٹوں کے درمیان ہونے والے معرکوں کی تفصیل بیان کریں۔

ج. پس منظر

شاہ جہاں کے چار بیٹے تھے۔ ایک داراشکوہ جو جہاں بادشاہ کے ساتھ دربار میں ہوتا تھا۔ شجاع کے پاس بنگال کا علاقہ تھا۔ اورنگزیب کے پاس دکن کا علاقہ تھا اور مراد کے پاس گجرات کا علاقہ تھا۔ شاہ جہاں کی بیماری کے دوران ہی داراشکوہ نے اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوششیں کر دیں جس پر اس کے بھائیوں نے اس کا

مقابلہ کرنے کی ٹھانی اس مقصد کے لیے
اورنگزیب نے مراد کو اپنے ساتھ ملا لیا
اور مل کر دارا شکوہ کا مقابلہ کرنے کا سوچا

پہلا معرکہ: شجاع اور دارا شکوہ کا مقابلہ

سب سے پہلے شجاع نے دارا شکوہ
کا مقابلہ کرنے کا سوچا اور اپنا لشکر لے کر
آگرہ کی طرف روانہ ہوا بنارس کے مقام پر
دارا شکوہ اور شجاع کی فوج کا آمنا سامنا ہوا
جس میں شجاع کی شکست ہوئی تو وہ بنگال
کی طرف بھاگ گیا۔

دوسرا معرکہ: اورنگزیب اور مراد کی مشترکہ فوج کا
دارا شکوہ سے مقابلہ

دارا شکوہ کی فوج سے مقابلہ کرنے
کے لیے اورنگزیب نے مراد کو اپنے
ساتھ ملا لیا اجین کے قریب دونوں

لشکروں کا آمنا سامنا ہوا اور دارا شکوہ
کو شکست ہوئی تو وہ میدان سے بھاگ گیا۔
تیسرا معرکہ: اورنگزیب اور مراد کی مشترکہ فوج
کا دارا شکوہ سے دوبارہ مقابلہ
دارا شکوہ نے فوج کو باری
شکست دی دائیں فوج اورنگزیب اور
اور مراد آگرہ کے آگرہ قریب چلے گئے
مگر دارا شکوہ نے ہمت نہ ہاری اور
اورنگزیب اور مراد کی فوج کا آمنا سامنا
آگرہ میں ہوا۔ دارا شکوہ نے بڑی ہمت سے
کی وجہ اس کا مقابلہ کیا مگر زخمی ہونے
کی وجہ سے میدان سے بھاگ گیا جس سے
کی اس کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے۔ تو
اورنگزیب نے آگرہ پر قبضہ کر لیا۔

چوتھا معرکہ: اورنگزیب اور شجاع کا مقابلہ:
اورنگزیب کو دارشکوہ کا پیچھا
کرتے ہوئے دیکھ کر شجاع نے قسمت آزمائی کا
فیصلہ کیا اور آگرہ کی طرف بڑھنے لگا۔ اورنگزیب
نے دارا شکوہ کا پیچھا چھوڑ کر شجاع کو
شکست دے دی۔
اسی دوران اورنگزیب کو شاہ جہان
کا ایک خفیہ خط ملا جس میں اس نے مراد کو
اورنگزیب کا ساتھ چھوڑنے کا مشورہ دیا تھا
خط پڑھ کر اورنگزیب نے مراد اور شاہ جہان
کو نظر بند کر دیا
پانچواں معرکہ: اورنگزیب اور داراشکوہ کا
دوبارہ مقابلہ
داراشکوہ نے اورنگزیب اور
شجاع کی آپس میں جنگ کا فائدہ اٹھاتے
ہوئے دوبارہ جنگ کی تیاری کی۔ اجمیر

20

اورنگزیب سے
میں دارا شکوہ کا دوبارہ مقابلہ ہوا لیکن
دارا شکوہ کو پھر شکست کا سامنا کرنا پڑا
اور اورنگزیب نے دارا شکوہ کو گرفتار
کروا کر اس کو قتل کروا دیا یوں وہ
اکلوتا
مغلیہ سلطنت کا وارس بنا ۔ وارث

18-4

جمعہ

19-4-

تاریخ:

سبق نمبر 2

تفصیلی جواب دیں

مرہٹوں کی سرکوبی کے لیے اورنگزیب کی دکن مہم کا حال لکھیں۔

ج پس منظر:

شاہ جہاں کی بیماری کے دوران جب اس کے بیٹوں میں تخت کے حصول کے لیے لڑائیاں شروع کر دی تو بہت سی حکومت مخالف قوتیں حرکت میں آگئی۔ جن میں مرہٹہ قوم نمایا سب سے نمایاں تھی۔ مرہٹہ قوم کو حکومت کے خلاف سیواجی نے منظم کیا اس نے مرہٹوں کی ایک جماعت تیار کی جس نے علاقے امن وامان کا مسئلہ پیدا کرکے حکومت کو پریشان کر دیا۔ سیواجی نے 1649ء میں بیجاپور کو سکی شاہی فوج کو شکست کر

ایک قلعہ پر قبضہ کر لیا جس سے اسے
بہت مال غنیمت حاصل ہوا اس نے کئی
~~مزید قلعے فتح کر لیا۔ بیجاپور کے حکمران~~
~~نے سیواجی کے والد کو گرفتار کر لیا۔~~
~~سیواجی نے دو قلعوں کے بدلے باپ کو~~
~~رہائی دلائی اور آئندہ پر امن زندگی گزارنے~~
~~کا وعدہ کیا لیکن اپنی حرکتوں سے باز نہ~~
~~آیا اور اپنی کاروائیاں جاری رکھی~~۔ اسی
دوران اورنگزیب اقتدار سنبھال چکا تھا اس
نے اپنی فوج کے ذریعہ سیواجی سے قلعہ واپس
لے لیے جس پر سیواجی صلح کرنے پر مجبور
ہو گیا اورنگزیب نے اسے دربار میں
اعلیٰ منصب عطا کیا۔

مرہٹوں کے خلاف اورنگزیب کی دکن کا حال"

دربار میں قیام کے دوران
سیواجی بھاگ کر دکن جا پہنچا اور دوبارہ
سے بادشاہ خلاف قوت جمع کر لی۔ اس
نے مرہٹوں کو اہم سیاسی قوت بنا دیا اور
رائے گڑھ میں اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان
کیا اور وہاں چھ سال تک حکومت کی۔ سیواجی
کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا سنبھاجی حکمران بنا
دکن کی ریاستوں سے امداد لے کر مغلوں
کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا اورنگزیب
کو احساس ہوا کہ مرہٹوں کا خاتمہ کیا بغیر
دکن میں اس کی سلطنت مضبوط نہیں ہو سکتی اس
لیے اس نے بیجاپور اور گولکنڈہ پر قبضہ کرنے
کے لیے پوری قوتوں سے سنبھاجی کا مقابلہ کیا اور
سنبھاجی کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔

سنبھاجی کے بعد اورنگزیب
نے اس کے جانشینوں کا مقابلہ کیا
اور مرہٹوں کے مرکز رائے گڑھ پر
حملہ کرکے ان کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا۔

بقیہ 25

20-4-19

تاریخ

عنوان: سبق نمبر 2

تفصیلی جواب دیں

ہندوستان کی تاریخ میں اورنگزیب کے مقام کا تجزیہ کریں۔

ج: **ہندوستان کی تاریخ میں اورنگزیب کے مقام:**

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں اورنگزیب کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ وہ بچپن سے ہی بڑا ذہین، دین دار اور پرہیزگار تھا۔ وہ محنتی اور فرض شناس حکمران تھا وہ حافظ قرآن تھا اور اسلامی علوم پر اس کی بڑی گہری نظر تھی اس نے اپنی نگرانی میں علمائے کرام کے ساتھ مل کر اپنی حکومت کے لیے آئین تیار کروایا اسلامی تعلیمات کے مطابق اس نے ملک میں اصلاحات نافذ کیں۔ اسلامی تعلیمات کی پابندی کروانے کے لیے بڑے بڑے

شہروں میں محتسب مقرر کیے۔ وہ بادشاہت
کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتا تھا اور اس کا
خیال تھا کہ اگر بادشاہ اپنی ذمہ داری کو پورا
نہیں کرتا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے
ہاں جواب دہ ہو گا۔ وہ عدل و انصاف کا
بہت خیال رکھتا تھا۔ اس کے دربار میں
مظلوموں اور فریادیوں کو بلا روک ٹوک آنے
کی اجازت تھی۔ اورنگزیب بادشاہ ہونے کے
باوجود سادہ زندگی گزارتا تھا۔ وہ قرآن پاک
لکھ کر اور ٹوپیاں سی کر اپنی روزی کماتا تھا۔
اورنگزیب کو فن تعمیر سے بھی لگاؤ تھا۔ اس
نے اپنے عہد حکومت میں دہلی میں موتی مسجد
اور لاہور میں بادشاہی مسجد تعمیر کروائی۔ اورنگزیب
ایک پیدائشی سپاہی تھا۔ اس کی عمر کا ایک
بڑا حصہ میدان جنگ میں گزرا۔ اس نے

ازبکوں، جاٹوں، سکھوں، راجپوتوں اور مرہٹوں کا مقابلہ کیا اور ان کی بغاوتوں کو سختی سے کچل دیا۔ مذہبی لگاؤ، سادہ طبیعت، بہادری، جفاکشی، قوت فیصلہ اور انصاف پسندی میں مغلیہ بادشاہوں میں سے اورنگزیب بادشاہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اس بنا پر ہندوستان کی تاریخ میں اورنگزیب کو ایسا بلند مقام حاصل ہے جو کسی اور حکمران کو حاصل نہ تھا۔

20